© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

(جناب آلم مظفر نگری)

گلشن کے اشارے کیا جانے گلزار بیاباں کیا سمجھے
پیغام زبانِ فطرت کو بیگانۂ عرفاں کیا سمجھے

کیا سوچ کے موسیٰ عمراں جلوے کا تقاضا کر بیٹھے
نیرنگیٔ جلوۂ عرفاں کو ہر دیدۂ حیراں کیا سمجھے

دامن میں بہاروں کے اب بھی ہر لمحہ بگولے رقصاں ہیں
گلشن بھی بیاباں تھا اک دن یہ رازِ گلستاں کیا سمجھے

پوچھو نہ گذرتی ہیں کیونکر دیوانۂ گیسو کی راتیں
دل رہتا ہے کس الجھن میں وہ زلفِ پریشاں کیا سمجھے

جوشش کے سرِ لوحِ ہستی آزادِ فنا ہو جاتا ہے
اس نقشِ وفا کے رتبے کو نیرنگیٔ دوراں کیا سمجھے

آگاہ دو عالم بھی ہے وہ ناواقفِ یک ذرہ بھی ہے
کیا کیا ہیں مقاماتِ انساں یہ بات ہر انساں کیا سمجھے

کہنے کیلئے تو کہتے ہیں وہ دور بھی ہیں نزدیک بھی ہے
آتا تو بتا دیں اہلِ نظر مفہوم رگِ جاں ...

سرگرمِ سفر رہتا ہے وہ منزل کی طرف اپنی دھن میں
کون اسکی صدا کو کرتا ہے پُر کیف حدی ...

اک جنبشِ پیہم ہے جس کی ہستیٔ محبت قائم ہے
تو چارہ گرِ بیمارِ وفا اُس درد کا در... سال سے

عہدِ محبت کے جس میں ہیں داغ ہزاروں پوشیدہ
اِس چاکِ جگر کی وسعت کو یہ چاکِ گریباں کیا سمجھے

یہ بھی نہ ہوا تاریکی میں جگنو ہی اُجالا کر دیتے
غربت میں کسی پر کیا گذری یہ شامِ غریباں کیا سمجھے

ساحل پہ وہی کشتی پہنچی جو گھر کے بھنور میں ڈوبی تھی
اِس بھید کو دریا کیا جانے اس راز کو طوفاں کیا سمجھے

پیغامِ چمن بننے کے لئے ہمرازِ صبا ہو جانا کیا
معراجِ سفر اور تک ہے خوشبوئے گلستاں کیا سمجھے

دیکھا نہ گدازِ غم کو آلم اہلِ عشرت نے محفل میں
کیا گذری ہے پروانوں پہ یہ شمعِ فروزاں کیا سمجھے

© rasailojaraid.com